رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۳

THE ALHAKAM

-Qadian-

قیمت سالانہ
واخیان ریاست و ہاہ
سے فی
ممالک غیر سے
عوام سے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار

بیاد بزم مستاں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس و دیگر آدم و دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح۔ قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو حضرت کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۳ء | نمبر ۴۳

اطلاع ضروری

چونکہ خاکسار ایڈیٹر الحکم نئی کونسلوں کے انتخاب کے ضمیمہ کا انچارج ہے۔ اور ۲۰ نومبر ۱۹۲۳ء سے پولنگ کا کام شروع ہو رہا ہے۔ جو ۲۶ نومبر تک برابر جاری رہیگا اس لئے ۲۱ اور ۲۸ نومبر ۱۹۲۳ء کا اخبار شائع نہیں ہو سکے گا۔ اور آئندہ پرچہ اب ۷ دسمبر کو انشاءاللہ العزیز شائع ہوگا۔

جب سے الحکم جاری ہوا ہے۔ اس کا معمول رہا ہے۔ کہ سالانہ قیمتوں کی وصولی کے لئے ہمیشہ دسمبر کا پہلا پرچہ خریداران اخبار کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کا پرچہ ان احباب کے نام بذریعہ قیمت طلب پیکٹ بھیجا جاوے گا۔ جن کی سالانہ قیمت ختم ہو چکی ہو اور یہ ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمت ہوگی۔ اور جن احباب کے ذمہ ابھی تک ۱۹۲۳ء کی قیمت باقی ہے ان کے نام ۱۹۲۳ء کی قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جائے گا۔

جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی میں نہیں سمجھتا۔ کہ سال گزر جانے کے بعد بھی وہ کیوں **وی پی واپس کریں گے۔**

اگر ایسا ہوا تو یہ سلسلہ کے اول اخبار جن کو نقصان پہنچانے والا فعل ہوگا۔ پس یہ حب وہ وقت دکھاپی وصول کرنے کو آمادہ رہیں۔ باوجود اس کے بھی اگر کوئی خریدار ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کا وی پی لینے کو کسی وجہ سے تیار نہ ہو۔ تو وہ قبل از وقت اطلاع دے دیں ۱۹۱۹ء لغایت ۱۹۲۳ء اخبار کی قیمتوں کا حساب صاف نہیں ہوا۔ اور اس کی وجہ میری مصروفیت ہے۔ میں جب سے حیدرآباد سے آیا ہوں بعض ضروری اور اہم امور کے پیش آجانے کی وجہ سے اور توجہ نہیں کر سکا۔ یہاں تک کہ اخبار کی قیمت اشاعت کے لئے بھی تحریک نہیں کر سکا۔ اس لئے میں خریداران الحکم کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ یہ وی پی ۱۹۲۳ء کا حساب صاف کرنے یا ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمتوں کی وصولی کے متعلق ہوں گے۔ بقایا کے لئے جداگانہ اطلاع دی جائے گی۔

اور پھر انشاءاللہ وی پی کئے جاویں گے۔ جو غالباً شروع سال میں ہو جائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی مالک تراب منزل سے شائع ہوا

مجاہد مصر کا سفر نامہ

مجاہد مصر کے سفر نامہ کا سلسلہ باقاعدہ جاری نہیں رہتا۔ اس کی یہ وجہ نہیں۔ کہ سفر نامہ کا مضمون نہیں! بلکہ دوسرے مضامین کی اہمیت نے مجھے موقعہ نہ دیا۔ والا مجاہد مصر کا سفر نامہ بہت بڑی حد تک میرے پاس موجود ہے۔ اس کی ڈائری بھی ہے۔ جو نہایت دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔ ایڈیٹر،

جدہ

۱۹۲۳ء

۱۹، مارچ

دل میں اک درد تھا آنکھ میں آنسو بھر آئے
بیٹھ بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

صبح آئی۔ اندھیرا ہٹ گیا۔ ظلمتیں دور ہو گئیں۔ خورشید خاور سنہری چادروں میں لپٹا ہوا تھا۔ بھینی بھینی نسیم چلنے لگی۔ سامنے پہاڑ نظر آئے۔ منظر دلفریب آسارام صاحب نے میٹھا بھجن شروع کیا۔ جس کا پہلا مصرعہ تھا۔

گرین کون پارا تارے

ایک وجد کی سی حالت پیدا ہونے لگی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کے ساتھ۔ میٹھی میٹھی زبان میں میٹھے میٹھے سروں میں میٹھا شہد گایا جا رہا تھا۔ جب یہ گا چکے تو پھر دوسرا شبد شروع کیا۔

لاکھ لاکھ کی گھڑی کوڑیوں کھوٹی کھونان میں

اس وجد کی حالت میں دور سے چمکیلے پہاڑ نظر آئے سورج نے پردے پہاڑ کر ترچھی کرنوں سے ان پہاڑوں پر تھار کر ناشروع کیا۔ میرے غریب دوست نے جو کہ ملاح تھا۔ کہا۔ کہ یہ جدہ کا پہاڑ ہے۔ جدہ کا لفظ سننا تھا۔ کہ طاقت صبر جاتی رہی۔ دل اچھلنے لگا بیقراریاں بڑھ گئیں۔ دل چاہتا تھا۔ کہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دوں۔ دوڑ کر ان پہاڑوں پر پہنچ جاؤں۔ میں ان پر اس طرح قربان ہو جاؤں۔ جس طرح سورج گرنیں خدا ہو رہی ہیں۔ میرا دل شرم سے پانی پانی ہونے لگا۔ کہ میں حجاز کی زمین سے گزر رہا ہوں اور مجھ میں طاقت نہیں۔ کہ اتر کر محبوب خدا کا گھر دیکھ لوں۔

میں نے اونچے اونچے پہاڑوں کو دل سے مخاطب کیا اے خوبصورت پہاڑو! اے خدا کا جلال ظاہر کرنیوالی ہستیو! تم پر میرا اسلام تم اس دیس کے پہاڑ ہو۔ جس دیس میں میرا ایک محبوب۔ جو تم سے بھی ہزاروں گنا بلند ہے۔ جو تم سے لاکھوں گنا مضبوط ہے۔ جو کہ محبوب خدا ہے رہتا ہے۔

اک مسافر کا سلام۔ اک درد رسیدہ کا سلام

مجھے وہاں کی ہوائیں مستانہ بنانے لگیں۔ مجھے وہ سمندر پیارا لگنے لگا۔ میری آنکھوں کے سامنے سیرت محمدی کا نقشہ آئینے کی طرح آنے لگا۔

وہ جلی کا کڑ کا تھا۔ یا صورت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری جلا دی

میرا دل کی آنکھوں سے اس کے اور سونے کی گلیوں کا طواف کرنے لگا۔ میری روح اس محبوب خدا پر فدا ہو رہی تھی۔ مگر دل پر پرواز رکھتا تھا۔ جو اڑ کر میرے آقا کے دروازہ پر جبین نیاز رگڑ رہا تھا۔

جدے کی پہاڑیوں سے سمندر آہستہ آہستہ اپنے سر کو مار رہا تھا۔ گویا کوئی دیو کسی کے پاؤں پر اپنا سر مل رہا ہے۔ کیوں نہ ہو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار اسی دیس میں بستی ہے۔ خجہ کو ابو بکر اور سعید میاں بھی یاد آ گئے۔

اپنے مسیح کی قوت قدسی کا بھی پتہ چلا۔ کہ اس کے پودے کس کس جگہ لگے ہوئے ہیں۔ میں نے دور سے ان بستیوں کی زیارت کی۔ اور سمندر کی لہروں کے ہاتھ۔ ہوائی قاصد زاد کے ذریعے ان کو سلام بھیجدیا۔

۱۲ بجے تک میں اس محبوب رعنا کی یاد میں دل فگار رہا۔ حتیٰ کہ وہ زمین وہ سمندر وہ پہاڑ میری نظر سے چھپ گئے۔ اور مجھ کو سب نقشہ خواب معلوم ہونے لگا شام کو مصری لائٹ ہوس نظر آنے لگے۔ اور دل بیقرار مصر کی انتظار میں محو ہو گیا۔

۲۰ تاریخ کی رات کو فلسفہ نماز پر ایک نظر

عشاء کی نماز کے بعد طبیعت فلسفہ نماز کی طرف منتقل ہو گئی کہ قدرت نے کیا راز مادی طور پر اس عبادت میں رکھ رہے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تمام دنیا کے اطباء کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ صبح خیزی انسان کو بہت سے بیماریوں سے بچا لیتی ہے۔ پس صبح کی نماز پڑھنے والا شخص صبح خیز ہو گا۔ اور مادی رنگ میں اس کی طبیعت مفید رہے گی۔

صبح سے لیکر ظہر تک متواتر کام کرنے والا ذرا تھک جاتا ہے پس ظہر نے نیچرل طور پر تبلا دیا۔ کہ ذرا سستا لو۔ اور اس کے لئے نماز جیسی پاک صحبت رکھ دی۔ تھکا ہوا انسان جسم پر پانی ڈالتا ہے۔ تو اس کے جسم میں ایک نئی قسم کی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ سستی دور ہوتی ہے روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ وضو کر چکنے کے بعد جب کہ مسجد کا ارادہ کرتا ہے۔ تو تمام خیال پچھلے کاموں سے ہٹ جاتا ہے۔ اس کو خدا کی دھن لگ جاتی ہے۔ توجہ کے دوسری طرف ہونے سے دماغ کو یکدم راحت میسر آجاتی ہے۔ مسجد میں جا کر اور دوستوں کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ دوستوں سے مل کر طبیعت خوش ہوتی ہے اس سے بھی ایک اثر روح پر پڑتا ہے۔ اجتماع کا سبق اور قومی اتحاد کی برکات اس کو نظر آتی ہیں۔ امام کی اقتدا کرنے سے اس کے اندر وفاداری اور فرمانبرداری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ آئین سیاست سب معلوم ہو جاتے ہیں۔ جب ماتحت ہو تو کیسے کام کرو۔ اور جب امام ہو تو کیسے ہو۔ یہ ساری باتیں نماز ہی سے آجاتی ہیں۔ قوموں کا ایک رنگ ہونا ایک مرکز سے تعلق رکھنا۔ ایک افسر کے پیچھے چلنا پارلیمنٹ کا بننا سب کچھ نماز ہی سکھا دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان لغو کاموں سے بچ جاتا ہے اگر وہ نماز میں نہ آتا۔ ملہ تو آرام اس نے کرنا تھا۔ یا سو رہتا۔ اور یا پھر گپیں مارتا۔ سونے میں وقت کا ضیاع۔ عمر کا نقصان اور باتوں میں صحبت صبح کی ملونی سے طبیعت اوقات وقار میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم نماز کے لئے جاتے ہیں۔ اور امام کی انتظار کرتے ہیں۔ تو روزمرہ کے اوقات کے لئے وقت کم بچتا ہے۔ پھر انسان بہت ہی محنت سے فرائض میں منہمک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو کسی کی برائی سننے یا کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور اسی طرح سے ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر کا مصداق بن جاتا ہے۔ عصر کے وقت ہر چیز کو زوال ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز سے صبح تک تمام کی زیادتی سے ہم تھک جاتے ہیں۔ نماز تمام کی صورت پیدا کر دی۔ وضو کرو۔ ہاتھ منہ دھوؤ۔ توجہ کو کسی اور طرف نگاؤ۔ سارے دن کے کام کے بعد انسان مغرب کے وقت فارغ ہوتا ہے۔ پھر اس کو منہ ہاتھ دھو کر خدا کی طرف راغب ہونے کا سبق دیا۔ عشاء کی نماز دیر سے ہوتی ہے۔ جو دیر سے سوئے جلد جلد جائے اس کی صحت بہت ہی عمدہ رہتی ہے۔ یہ حکم ہے۔ کہ عشاء کی نماز کے بعد گھر سے باہر نہ نکلو۔ عشاء کے بعد بولو نہیں۔ تو جب انسان عشاء کے بعد بیہودہ کاموں کی طرف توجہ نہیں کریگا۔ تو اس کو جلد نیند آجائے گی۔ پانچ وقت جب انسان ایک روشنی سے ملے گا۔ تو پھر اس کو ایک ملاقات کی ضرورت نہ رہیگی۔ کافی خانوں اور ہوٹلوں میں بیٹھنے کی عادت ترک پڑیگی۔ جس سے آدمی پر بہت سے گندے مشغلوں کو اختیار کرتا ہے۔ اور فضول خرچیوں سے بچ رہتا ہے۔ غرض معلوم ہوتا ہے کہ نماز مادی رنگ میں بھی ویسی ہے جیسے کہ روحانی رنگ میں ہے۔ نماز کی مادی حالت پر نظر ڈالتے ڈالتے میں سو گیا۔ صبح کو ہم مصر کے بہت قریب ہو گئے۔ سارا دن جہاز نیلے پانیوں پر چلتا رہا۔ جہاز کو دیکھ کر میری طبیعت مرزا مظہر جانجاناں صاحب کے لڈو کیطرف گئی جس کو ایک لاکھ آدمیوں نے بنایا تھا۔ میں نے بھی خدا کی حد کی۔ کہ اس جہاز کو معلوم نہیں۔ کہ اس جیسے کتنے جہاز بنانے والے ہیں۔ اور اسی طرح سے ان کی ہوائیں ہونگی۔ دعا کو تاہی میری آہوں کی۔ اسپہ یہ لطف و کرم۔

مجاہدین کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعوت

ثانی ایدہ اللہ

تھوڑا ہی عرصہ گزرتا ہے۔ کہ الحکم میں مجاہدین کے لئے ایک تحریک کی تھی۔ اور جماعت کو اس کی مذہبی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ تحریک ان مختلف اوقات سے خیالات کا اثر اور نتیجہ تھی۔ جو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی مجلس مشاورت میں آپ کے منہ سے سنتا تھا۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ حضور اس **ضرورت** کا بے حد احساس فرما رہے ہیں۔ آخر حضرت نے اس مقصد کے لئے قرآن مجید کے درس میں خاص طور پر اس کے لئے تحریک فرمائی۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کو جماعت تک پہنچانے میں اپنے معزز ہمعصر الفضل کا ہم صفیر ہو جاؤں سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ اور اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے اس وقت آدمیوں اور روپیہ کی بے حد ضرورت ہے۔ جو شخص اس وقت اس مقصد میں حصہ لینے کے لئے کسی قسم کی قربانی کے لئے اپنے اندر جوش اور امنگ محسوس نہیں کرتا۔ اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ کہ مومن دینی ضرورت کو مقدم رکھتا ہے۔ زندگی کے **قربان** کرنے کے لئے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یہاں اس مقصد کے لئے زندگیاں مطلوب نہیں۔ بلکہ زندگیوں کے بڑھانے کے لئے زندگیاں درکار ہیں۔ جو شخص خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ یقیناً ایک نافع الناس وجود بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور نصرت الٰہی کا وعدہ یقینی ہو جاتا ہے۔ پس یہ ایک دن فنا ہو جانے والی زندگی اگر حیات **ابدی** کا موجب ہوئے۔ تو اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو گی۔ خدا کے لئے کوئی کچھ کھوتا نہیں۔ جو اس سے بہتر پا نہیں لیتا

پس وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں آگے بڑھیں۔ کہ

حضرت امام کو ایسے ہی وجودوں کی ضرورت ہے

اب میں بغیر کسی مزید تمہید کے حضرت کی تقریر کو درج کر دیتا ہوں۔

فرمایا!

تبلیغ کے لئے ہمیں آدمیوں کی ایسی اہم ضرورتیں پیش آ رہی ہیں۔ جن کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔

برلن میں مسجد احمدیہ کی تعمیر پر ان ہندوستانیوں نے جو وہاں رہتے ہیں۔ مصریوں کے ساتھ مل کر ہماری مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور اسی مخالفت کا اثر مصر میں بھی پہنچ گیا ہے۔ جہاں اخباروں میں ہمارے خلاف پے در پے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے تو خواجہ کمال الدین صاحب کے حصر جانے پر احمدیت کے متعلق لوگوں میں چرچا شروع ہو گیا ہے۔ اگرچہ خواجہ صاحب نے احمدیت سے انکار کر کے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا لیکن چونکہ ہمارے مبلغ شیخ محمود احمد صاحب وہاں موجود ہیں اس لئے انہوں نے اس شور و شر سے فائدہ اٹھانے اور احمدیت کے متعلق لوگوں کو صحیح واقفیت بہم پہنچانے کے لئے پورے زور اور سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ اور عربی میں ایک اخبار جاری کر دیا ہے۔ ان کا حال میں جو خط پہنچا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ کام اس قدر سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ کہ اکیلے آدمی کے لئے سنبھالنا مشکل ہے۔ اور یہ ہے بھی صحیح۔ کیونکہ اکیلے آدمی کے لئے اخبار تیار کرنا۔ لوگوں سے ملاقاتیں کرنا۔ لیکچر کرنا۔ گفتگو کرنا۔ خط و کتابت کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اسی لئے بہت جلدی ہمیں وہاں کم از کم ایک آدمی کو بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جو جا کر شیخ محمود احمد صاحب کو مدد دے۔ اور ان کے کام میں ہاتھ بٹائے۔

خدا تعالیٰ نے مصر میں مبلغ احمدیت کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ اگر ان سے ہم نے فائدہ اٹھایا۔ تو انشاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔ اگرچہ مخالفت زوروں پر ہے اور عام لوگوں کی طبائع مذہب کی نسبت سیاست کی طرف زیادہ جھکی ہوئی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ سیاسی رنگ میں ہمارے خلاف جھوٹے اور بے سر و پا الزام لگا کر عوام کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ تاہم اس شور و شر سے یہ بہت بڑا فائدہ ہوا ہے۔ کہ فی الحال جن لوگوں تک ہم احمدیت کا نام نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور موجودہ حالات میں ایسا کرنا ہمارے لئے مشکل تھا۔ ان تک مخالفین کے ذریعہ پہنچ رہا ہے۔ اور صداقت پسند اور حق جو طبائع تحقیق کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے شیخ محمود صاحب کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ شیخ صاحب نے اس وقت تک جس قدر کام کیا ہے۔ اپنی طاقت اور ہمت سے بہت بڑھ کر کیا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کا فضل ہی سب کچھ کر رہا ہے۔ شیخ صاحب نے ایک جماعت طیار کر لی ہے۔ جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور معزز اور اہل علم لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ تبلیغ احمدیت میں بہت مدد دے سکتے ہیں انشاء اللہ دیں گے۔ لیکن فی الحال تو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ان کو احمدیت سے پورا پورا واقف کرایا جائے اور تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں مصر میں آدمی بھیجنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ بخارا میں بھی مبلغوں کا بھیجنا ضروری ہے۔ وہاں جو جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا سنبھالنا اور ترقی دینا ہمارا فرض ہے۔ اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر مبلغوں کی سخت ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہم مبلغ تو ہم رکھ نہیں سکتے۔ اتنا روپیہ ہمارے پاس کہاں ہے۔ کہ ہر ملک میں تنخواہ دار مبلغ بھیجیں۔ اور ان کے اخراجات برداشت کریں۔ یہ تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ باہمت اور اسلام کا درد رکھنے والے لوگ آگے آئیں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے اس اقرار کے ساتھ پیش کر دیں۔ کہ جہاں چاہو بھیج دو ہم اپنے اخراجات آپ برداشت کریں گے۔ محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کا ڈنکا بجاتے پھریں گے۔ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف برداشت کریں گے۔ اور حرف شکایت زبان تک نہ لائیں گے بلکہ شکر کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ نے دین کی خاطر تکالیف کا موقعہ دیا۔ جب ایسے لوگ تبلیغ کے لئے کھڑے ہونگے تب ہی تبلیغ احمدیت کا حق پورے طور پر ادا ہو سکیگا اور ایسے لوگوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل کرے گا۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے خدا کے دین کی خدمت کے لئے اور خدا کی مخلوق کو ظلمت سے نکال کر نور میں لانے کے لئے نکلیں گے خدا تعالیٰ ضرور ان کی مدد کرے گا۔

اور انہیں کامیابی عطا فرمائے گا۔ دیکھو میاں محمد امین خانصاحب جو بخارا سے ہو کر آئے ہیں۔ ان کو جب بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ تو بلا کر کہا گیا۔ کہ ہم سلسلہ کی طرف سے نہ آپ کو کوئی خرچ دیں گے۔ اور نہ کسی قسم کی مدد بہم پہنچائیں گے مگر آپ اس طریق سے جا سکتے ہیں تو جائیں۔ انہوں نے کہا۔ میں فیک پیکڈ لئے بغیر جانے کو طیار ہوں۔ اور وہ روانہ ہو گئے۔ کوئٹہ تک انہوں نے ریل میں سفر کیا۔ اور آگے پیدل بہت طویل سفر کیا۔ یہ پہاڑی اور برفانی راستہ تھا۔ جہاں سخت سردی پڑتی ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کے خطرات ہیں۔ مگر انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اور تکالیف کو عبور کرتے کرتے بعد منزل مقصود پر جا پہنچے۔ اور اب واپس آ گئے ہیں۔ ان کی مثال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا کی راہ میں نکلنے والا انسان اگر مستقل عزم اور نیت نیک رکھتا ہو۔ تو ہر قسم کی بے سر و سامانیوں میں بھی خدا تعالیٰ اس کے لئے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

پس ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو ہر قسم کی

مشکلات برداشت کر کے خدمت دین کریں۔ اور سلسلہ پر
ان کا کوئی بوجھ نہ ہو۔ وہ اپنے اخراجات کے خود
ذمہ دار ہوں۔ ہمارے نوجوان اگر اس کے لئے
تیار ہوں۔ تو اپنے نام پیش کریں۔ اور خوب سوچ
سمجھ کر پیش کریں۔ تا بعد میں جب کام کرنے کا وقت
آئے۔ اور انہیں مشکلات دکھائی دیں۔ تو اپنا وعدہ
باطل نہ دیں۔ پہلے جن لوگوں نے اپنے نام پیش کئے
تھے۔ ان میں سے بعض نے ایسا ہی کیا ہے۔ یہ نہایت
معیوب بات ہے۔ اور اس سے انسان کے قلب
پر زنگ لگ جاتا ہے۔ سب مشکلات اور حالات
پر غور کر لو۔ پھر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے
کے لئے اپنی زندگی وقف کرنیکی اطلاع دو۔ اور
پھر خواہ کچھ ہو جائے۔ اپنے اس عہد پر قایم
رہو۔ خوب یاد رکھو۔ کہ خدمت دین کے لئے ایسے
مواقع ہمیشہ میسر نہیں آئیں گے۔ اگر اس وقت تم اس
سعادت کو حاصل کر لو گے۔ تو آئندہ آنیوالی نسلیں
تمہیں رشک کریں گی۔ اور کہیں گی۔ کاش ہمیں
ایسا موقعہ ملتا۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ خدا کے دین کی
اشاعت کے لئے مشکلات اور تکالیف اٹھا کر تم نقصان
میں ہو گے۔ بلکہ تمہیں وہ نعمت اور حصہ حاصل ہو گا
جو پیچھے آنے والوں کو بڑی بڑی قربانیوں پر بھی
میسر نہ آئے گی۔ جو اس سعادت کو حاصل کرنیکی خواہش
رکھتے ہیں۔ جلدی کریں۔ اور اپنے وقف کنندگان
میں لکھا دیں۔

مسلم و ہندو اتحاد سے پہلے مسلمانوں کی تنظیم ضروری ہے

آؤ عہد صلح باندھ کر ایک ہو جائیں

معزز صحیفہ وکیل میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق ایک نئی
سکیم پیش کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت
جو ملکی لیڈر ہندو یا مسلمان ہیں۔ وہ اپنی اپنی قوم
کی تنظیم میں لگ جائیں۔ اس سے دونوں قوموں
کی تنظیم بھی ہو جائے گی۔ اور تصادم کی نوبت بھی نہ
آئے گی۔

معزز ہمصر اپنی قوم (مسلمانوں) کے متعلق اس امر کا بھی
اظہار کرتا ہے۔ کہ مسلمان ایک بے سردار فوج کی طرح
پریشان اور بے روح ہو رہے ہیں۔ یہ بالکل درست
ہے کہ عام طور پر مسلمانوں کا کوئی مسلمہ لیڈر نہیں۔ بلکہ
لیڈروں کی وہی حالت ہو رہی ہے۔ جو سلطنت مغلیہ کے
آخری دور میں بادشاہوں کی ہو رہی تھی۔ آج ایک
لیڈر ہے۔ اور کل وہ ہلاکت کی نظر میں خائن اور
ملک دشمن ہے۔ اس پر [illegible]

جاری ہوتے ہیں۔

غرض اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ مسلمانوں کی حالت
نہایت نازک اور قابل رحم ہو رہی ہے۔ بجز ہماری
جماعت کے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہاتھ پر
جمع ہو چکی ہے۔ اور خود اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس
مقصد کے لئے برپا کیا ہے۔ کہ

مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لائے

اور روئے زمین کے مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کرنے
عام طور پر مسلمانوں میں باہم تفرقہ اور پریشانی نمودار ہے
ہندو مسلم اتحاد بعد میں آتا ہے پہلے خود مسلمانوں کا
اتحاد تو ہو لے۔ مسلم قومی اخبارات ہندو مسلم اتحاد کی
خوش کن آوازیں لگاتے ہیں۔ اور کچھ ٹھیک نہیں۔ یہ
نہایت ضروری اور ملک کے امن اور ترقی کے لئے ایک
لازمی چیز ہے۔ مگر اس سے پہلے فرد و ہم گھر میں آپس
میں تو متفق ہو جائیں۔ جبتک ہم خود بنیان مرصوص
کی طرح نہیں ہو جاتے۔ ہمارے ہم وطن ہماری اہمیت
اور ضرورت کا احساس نہیں کر سکتے۔ یہ خیال غلط اور
سراسر باطل ہے۔ کہ ہم مختلف عقاید رکھتے ہوئے
اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر مسلمان آپس میں بعض جزئی
اختلافات کی [illegible]

ایک نہیں ہو سکتے

تو ہندوؤں کے ساتھ قطعی طور پر اصولی اختلاف رکھتے
ہوئے کیوں کر متحد ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ اتحاد
ممکن ہے۔ اور ضرور ممکن ہے۔ تو

مختلف فرقوں میں اتحاد یقینی ہے

مسلمانوں کا باہمی اختلافات ایسا اختلاف نہیں۔ کہ دو
اغراض مشترکہ کے لئے جمع نہ ہو سکیں۔ صحابہ کی نظیر ہمارے
سامنے ہے۔ ان میں باہم بعض مسایل میں اختلاف تھا
مگر وہ اختلاف ایک رحمت تھا۔ اور وہ اختلاف تھا جس
کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اختلاف امتی رحمۃ

اس اختلاف سے اجتہاد کی بنیاد پڑی اور اسلامی علوم
اس سے پیدا ہوئے۔ لیکن آج اختلاف ایک لعنت کا
موجب ہو رہا ہے۔ ہم نے بارہا کہا۔ اور بارہا کہیں گے
کہ ہم سے بڑھ کر ہندو مسلم اتحاد کا کوئی حامی نہیں۔ ہندو
مسلم کیا؟ ہم تو ساری دنیا میں ایک امن بخش فضا پیدا
کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور ہماری دل کی آرزو یہی ہے
کہ

ایک بہشتی گھر پیدا ہو جائے

یعنی اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ہم اپنی [illegible]
خصوصیات کو چھوڑ دیں۔ مذہبی خصوصیات کو قائم رکھکر
ہی اختلاف مٹا سکتا ہے۔ غرض جہاں تک مسلمانوں کے شیرازہ
کی پریشانی کا سوال ہے۔ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اور مسلمانوں
کی تنظیم اس وقت سب سے بڑی قومی ضرورت ہے۔ لیکن
یہ تنظیم اس طریق پر نہیں ہو سکتی۔ جس طریق پر معزز ممبر وکیل
پیش کرتا ہے۔ کہ مسلم لیڈر جنہوں نے کانگرس میں شمولیت
اختیار کر کے مسلمانوں کی موجودہ حالت میں ضروریات
میں ایک یا دوسری وجہ سے سرگرمی کا اظہار نہیں کیا
اس تنظیم کے لئے کھڑے ہوں۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایک
عرصہ سے ہندو مسلم اتحاد کا شور مچا رہے ہیں۔ اور فسادات
کے موقعہ پر بیچکر انہوں نے اپنے اثر اور قوت کا استعمال
کر کے دیکھ لیا۔ کہ بے کار ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے
اس تنظیم کے اصولوں کو طے کرنے کے لئے ایک ایسی
جماعت مسلمانان کی ضرورت ہے۔ جو ایک طرف قوم اور
ملک کی ضروریات کا بخوبی مطالعہ کر چکے ہوں۔ ان کے دل
میں ایک احساس اور اضطراب اس امر کے لئے ہو کہ

فضائے امن پیدا ہو

دوسری طرف وہ اس مقصد کے لئے اپنے مذہب اور
اعمال مذہبی کی کسی قربانی کو اس راضی نامہ کے لئے تیار
ہوں۔ اور ان کی یہ خدمت محض خدائی رضا کے لئے
ہو۔ سلفی اور ذاتی اغراض درمیان نہ ہوں۔

ہم بلا خوف تردید یہ بات کہیں گے۔ کہ ان کے سامنے
ایک نظیر ایک قوم کی موجود ہے۔ جس نے اسلامی اصول
کے موافق اپنی تنظیم کی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ جماعت
ایک خاص جوش اور حرارت مذہبی کو اپنے دل میں لئے
ہوئے کام کر رہی ہے۔ اور اپنے امام کے حکم کے
ماتحت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ بلکہ ہر فرد
ان میں سے اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کہ اسے کوئی موقعہ
ایسا ملے۔ کہ ملت و ملک کی خدمت کے لئے کوئی قربانی
کر سکے۔ یہ وقت محض ضد اور خیال پروری کا نہیں
ہے۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور بہتری کے
ہر ممکن پہلو کو مدنظر رکھکر کام کرنے کا وقت ہے۔ فتنہ
ارتداد کی مصیبت میں مسلمانوں نے اس بات کو دیکھ لیا
ہے۔ کہ احمدی جماعت نے کس طرح پر کام کیا ہے۔ اور اب
تک یہ جماعت اپنے فرض کو کس طرح پر ادا کر رہی ہے
اسلامی جرائد نے نیک دلی سے اس جماعت کی خدمات کا
اعتراف کیا۔ ہم اس کے لئے ان کے شکر گزار ہیں۔ اور
اس کو اتحاد ملی کا پہلا زینہ سمجھتے ہیں۔ اور اگر اس وقت
اسلامی مفاد کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور ضمنی اختلافات
کو کچھ عرصہ کے لئے الگ کر دیا جاوے۔ تو مسلمانوں کی تنظیم
کا آسان اور غیر متنازل اصول ہاتھ آجاتا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں الصلح خیر
کے عنوان سے ایک اشتہار دیا تھا۔ اور اس میں اپنے
مخلص دوستوں کو [illegible]

مگر افسوس کہ اس وقت کے جوش نے انہیں اس طرف آنے نہ دیا اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اگر ہم اس وقت اس عہد کو کھو چکے۔ تو اب اس وقت کو ہاتھ سے نہ دیں۔ پھر اس عہد صلح کی تحریک کی تجدید ہو سکتی ہے۔ اور احمدی جماعت کے ارادہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں۔ کہ

وہ شہزادہ امن کے مقاصد کو پورا کرے

اس نے متواتر اپنے خطبات میں اپنی جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ فضائے عالم کو امن سے بھر دے۔ اور اس جنگ و جدل کے دور میں صلح اور سلامتی کا جھنڈا بلند کر دے۔ اور ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر کھڑی ہو گئی ہے۔ وہ ہر ممکن طریق سے دنیا میں امن کی لہر پیدا کرے گی۔ اور اس اضطراب اور پریشانی کو سکون و اطمینان سے تبدیل کر یگی۔ میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اشتہار اس لئے درج کرتا ہوں۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ کہ آج سے بائیس برس پیشتر جس ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا۔ آج وہ کس سختی سے محسوس ہو رہی ہے۔ اور اگر آج بھی اسے ذاتی عداوتوں اور کینوں کی وجہ سے نظر انداز کیا گیا۔ تو پھر

یاد رکھو کہ پھر افسوس کے سوا چارہ نہ ہوگا

حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت درد دل سے فرمایا تھا۔

سو دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کو تو کھو بیٹھے ہو مفت دنیا کیلئے
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگوں یہ پچھتانے کے دن

اب بھی اگر مسلمان گذشتہ افعال پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کر کے تلافی مافات کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ غرض میں حضرت مسیح موعودؑ کا وہ اشتہار درج کر دیتا ہوں۔ جہاں یہ اشتہار ہماری جماعت کے ایمان کو بڑھانیوالا ہے۔ وہاں دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اتحاد اور وحدت فی العمل کا سبق مسلمانوں کو سکھاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

الصلح خیر

اے علماء قوم جو میرے مکذب اور مکفر ہیں۔ یا میری نسبت مذبذب ہیں۔ آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں۔ مصالحت سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ میں آپ صاحبوں کو اپنا کوئی ہم عقیدہ بنانے کے لئے مجبور کروں۔ یا اپنے عقیدہ کی نسبت اس بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں۔ جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں۔ کہ وہ تمام لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں۔ ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے پرہیز رہیں۔ اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں۔ اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائیں۔ تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے۔ فریق ثانی مدارات سے پیش آئیں۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ انجام کار انہی اصولوں یا مدارات کی طرف لوگ آجاتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ایک فریق دنیا میں بکثرت پھیل گیا ہے۔ جیسا کہ آج کل حنفی شافعی مالکی حنبلی باوجود ان سخت اختلافات کے جن کی وجہ سے کہ مطہر کی ارض مقدس بھی ان کو ایک مصلے پر جمع نہیں کر سکی ایک دوسرے سے مخالفت اور ملاقات رکھتے ہیں۔ لیکن بڑی خوبی کی یہ بات ہے۔ کہ کسی اندرونی فرقہ کی ابتدائی حالت میں ہی اس سے اخلاقی برتاؤ کیا جائے۔ خدا جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے۔ انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود بخود سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے محض فضول جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے۔ کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق [illegible]۔ ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ [illegible] پھیل جائے گا۔ اور ہر طبقہ کے انسان اور بعض ملوک [illegible] داخل ہو جائیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اس زمانہ میں تو یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت کی مخالفت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہوگی۔ اور اس وقت مخالف علماء کا زمی اختیار کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ تقوے دکھلانے کا آج ہی دن ہے۔ جب کہ یہ فرقہ دنیا میں بجز چند ہزار انسان کے زیادہ نہیں۔ اور میں نے یہ انتظام کر لیا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے گا۔ جس میں آپ صاحبوں میں سے کسی کی تحقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو۔ اور اس انتظام پر اس وقت سے پورا عملدرآمد ہوگا جب کہ آپ صاحبوں کی طرف سے اسی مضمون کا ایک اشتہار نکلے گا کہ آئندہ آپ پورے عہد سے ذمہ دار ہونگے کہ آپ صاحبان اور نیز ایسے لوگ جو آپ کے زیر اثر ہیں پابند اس عہد کے جانتے ہیں۔ ہر قسم کی بدزبانی اور دشنام دہی اور سب و شتم سے مجتنب رہیں گے اور اس نئے معاہدہ سے آئندہ اس بات کا تجربہ ہو جائیگا کہ کس فریق کی طرف سے زیادتی ہے۔ [illegible] سے آپ صاحبوں کو ممانعت نہیں۔ کہ تہذیب سے رد لکھیں۔ ہم اس طریق سے رشکش ہو سکتے ہیں۔ لیکن دونوں فریق پر واجب ہوگا۔ کہ ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدگوئی سے منہ بند رکھیں۔ مجھے بہت خوشی ہوگی جب آپ کی طرف سے یہ اشتہار پہنچیگا۔ اور اسی تاریخ سے ان تمام امور پر ہماری طرف عملدرآمد شروع ہوگا۔ بالفعل اس اندرونی تفرقہ کے مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ آئندہ جس فریق کے ساتھ خدا ہوگا۔ وہ خود غالب ہوتا جائے گا۔ دنیا میں سچائی اول چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بنجاتا ہے۔ جو پھل اور پھول لاتا ہے۔ اور ہر قوم کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیان ۵ مارچ ۱۹۱۱ء

مصری مجاہد کی تازہ ترین چٹھی

مصری مجاہد پچھلے ایام میں بیمار رہا۔ زکام۔ کھانسی سر درد کی شکایت رہی اب الحمد للہ آرام ہے۔ اسی وجہ سے قصر النیل کا پرچہ نہیں آیا۔ اگلی ڈاک میں انشاء اللہ آنے کا یقین ہے۔ جیسا کہ مصری مجاہد نے اطلاع دی ہے (۲) دفتر قصر النیل کا پتہ بھی اب وہی ہے۔ جو مجاہد مصر کے رہنے کا پتہ ہے۔

طلیح مصری بنمبر مکان ۵۵ قاہرہ (مصر)

تبلیغی کام کی مختصر روئداد حسب ذیل ہے

مجاہد مصری لکھتا ہے

اپنی بیماری کے ایام میں جب ان اشد ترین گڑبڑیوں میں مبتلا سمجھتا۔ کہ اس کے بعد موت ہوگی۔ مگر باندھ کر میں نے مصر کے ایک طبقہ کو احمدیت کا پیغام دیا جن میں مندرجہ ذیل لوگ قابل ذکر ہیں۔ اصحاب الجرائد ۲۔ سید الوعظ الفرائم یہ تیسری لاکھ آدمی کا پیرہ ہے۔ وہ وہ سخت ترین بحث ہوئی۔ اور ہر دفعہ اس نے مجھ کو دس بجے رات کے بلایا۔ اور مجھ کو گلی در گلی کوچہ در کوچہ لئے جا رہے تھے۔ میرے ساتھ خدا کے سوا کوئی اپنا آدمی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ غالباً مجھ کو یہ قتل کے لئے لے جا رہے ہیں۔ مگر میرے دل میں خوشی تھی۔ کہ آخری منزل شہادت کی منزل ہو گی۔ جب میں اس کے مکان میں گیا۔ دو سو کے قریب آدمی پائے۔ تین گھنٹہ

تک سخت بحث رہی۔ پیر صاحب نے میری ازحد عزت کی ایک موقعہ پر ان کے مریدوں کو ناگوار گزرا۔ میں نے کہا کہ میں تو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عبادت نہیں کرتا۔ ابو الغرائم کی کیا حقیقت ہے۔ میں ایک خدا کا پرستار ہوں۔ اور اسی سے ڈرتا ہوں

ابو الغرائم نے میرے علم و فضل کی تعریف کی۔ میرا سر ندامت سے جھک گیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی غلامی پر فخر کرنے لگا۔ میرے علم و فضل کو آپ جانتے ہیں۔ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ ابو الغرائم نے ۵ گھنٹہ میں میری مذمت کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ مصر کے نہایت اعلیٰ طبقہ کو تبلیغ کی۔ ان کے مکانوں پر جا کر میں نے اپنے آقا کا پیغام پہنچا دیا۔ ان میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں۔

(۱) کرنل علی بک اسماعیل باڈی گارڈ خاص عباس پاشا حلمی
(۲) مصطفیٰ بک صبری بیرسٹر مشہور اہل قلم و قانوندان ہے
(۳) عبد السمیع بک اعرابی و جو اعرابی پاشا کا بیٹا ہے۔ اعرابی پاشا ایک مشہور اور زبردست انسان گزرا ہے۔)
(۴) نور الدین بک قاہر
(۵) محمد سلیمان بک وکیل شرعی (۶) نور الدین بک مصطفیٰ (۷) قاسم آفندی ابراہیم خوانیہ ایڈیٹر (۸) جناب (۹) شیخ عبد العلی سقا ازہر کے بہت بلند پایہ علماء سے ہیں۔ الغرض ان ایام میں مصر کے دو سو آدمیوں کو پیغام احمد پہنچایا۔ اس لئے کہ میں اپنی زندگی کے ایام کو ختم سمجھتا تھا۔

یہ خلاصہ ہے۔ مجاہد مصری کے خط کا اسی کے الفاظ میں۔ مجاہد مصری کے اقرارات کا تکفل خدا کے فضل سے اب تک میں نے کیا ہے۔ لیکن اب یہ جماعت کا کام ہے۔ وہ خود سمجھ لے۔ اس کو ساٹھ روپیہ وظیفہ ملتا ہے۔ اور ساڑھے تین پونڈ اس کے مکان کا کرایہ ہے۔ اخبار کے اخراجات مزید برآں۔ کم از کم چھ سو آدمی البیوں کی ضرورت ہے۔ جو اخبار فصر النیل کے خریدار ہوں اور مصر میں مفت اشاعت کے لئے یہ پرچے مخصوص کریں۔ دیکھو خدا کے کام ہو رہے ہیں گے۔ مبارک ہوں گے وہ جن کے ذریعہ سے ہوں گے۔ (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا سفر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۳ء کو بعد نماز ظہر عازم لاہور ہوئے۔ مندرجہ ذیل خدام کو آپ کے ہمرکاب رہنے کی سعادت و عزت نصیب ہوئی ہے۔

(۱) جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے پرائیویٹ سکرٹری
(۲) جناب خانصاحب ذوالفقار علیخاں صاحب ناظر امور عامہ
(۳) جناب حافظ روشن علی صاحب
(۴) جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب
(۵) جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل
(۶) عزیز محمد یحییٰ خان صاحب (۷) مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
(۸) مولوی شیخ محمد صاحب افغان (۹) خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم
(۱۰) رکھتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ وہ مسلمانان ہندوستان و پنجاب کی صحیح ترجمانی کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے احباب ان کو ان کی خدمت کا موقعہ دیتے ہیں کوشش کریں۔ وہ اس امید پر پورے

(۱) انچارج صیغہ انتخاب۔ (۲) جناب چوہدری فتح اللہ خاں صاحب (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۴) چوہدری علی محمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ سفر لاہور اسلام و ہمہ دین پر مشتمل ہے۔ (لاہور میں آپ کی دو تقریروں کی بھی امید کامل ہے۔ مفصل حالات انشاء اللہ بعد واپسی لکھے جائیں گے) ان ایام سفر میں قادیان کے امیر جماعت مولوی شیر علی صاحب ہوں گے۔

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی دوران سر کا دورہ بھی ہو جاتا رہا۔ اور زکام کی بھی شکایت رہی۔ مگر باوجود اس کے آپ بدستور سلسلہ کے کاموں میں منہمک اور مصروف ہیں۔

۲، حضرت ام المومنین کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ گو پہلے سے آرام ہے۔ احباب بدستور اپنی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ دس قادیان میں عام صحت الحمد للہ اچھی ہے حضرت نواب صاحب قبلہ ابھی تک قادیان میں ہیں۔ مگر خبر ہے کہ آپ جلد مالیر کوٹلہ واپس جا رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ میاں عبد اللہ خاں صاحب کو اب پہلے سے بہت آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے عاجل و کامل عطا فرما دے۔

۴۔ مکرم خاں صاحب ذوالفقار علیخاں صاحب پر بھی اس ہفتہ بخار کا حملہ ہوا۔ اسی وجہ سے آپ ۸ نومبر کو گورنر کے وفد میں شریک نہ ہو سکے۔ اب خدا کے فضل سے بخار کی شکایت نہیں۔ اور حضرت کے حکم سے آپ کے ہمراہ لاہور جا رہے ہیں۔

۵، مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت و تعلیم و تربیت ابھی تک اس قابل نہیں ہوئے کہ اپنے کام کا چارج لے سکیں۔ گو آپ کو بھی پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام وجودوں کو جو اس کے دین کے خادم ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے (۶) جناب مولوی رحیم بخش صاحب کی معتمدی میں ایک جماعتی ورزش کا مقابلہ ہونے والا ہے۔ اور ایک قاعدہ کمیٹی اس مقصد کیلئے بنائی گئی ہے۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں میں اس قسم کی ورزشی جماعتوں کا قیام لازمی ہے۔ تاکہ حفظ صحت کے اصولوں کی پابندی ہو سکے اور جماعت کا جسمانی نشو و نما عمدگی سے ہو۔ اس ضرورت پر مفصل لکھنے کا ارادہ ہے۔ و باللہ التوفیق۔

گورنر پنجاب اور احمدی وفد

۸ نومبر ۱۹۲۳ء کو ۱۰ بجے صبح کے وقت احمدی جماعت کا ایک وفد جو مندرجہ ذیل ۱۰ احباب پر مشتمل تھا۔ گورنر پنجاب کی خدمت میں بمقام گورداسپور حاضر ہوا۔ اور ایک مختصر سا ایڈریس گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جس کا جواب انہوں نے دیا۔ ایڈریس اور جواب چھپ جائیں گے۔ گورنر صاحب نہایت اخلاق اور مخلصانہ محبت سے پیش آئے۔ اور قریباً ہر ممبر وفد سے بہت تھوڑی گفتگو کی۔ ایڈریس مولوی رحیم بخش ایم اے نے پڑھا۔ اور حق یہ ہے۔ کہ نہایت عمدگی سے پڑھا۔ ایڈریس اور جواب کے بعد گورنر صاحب مرحوم کی اور تار اور بعض دوسرے امور پر تبادلہ خیالات آزادی سے فرماتے رہے۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ غرض نہایت خندہ پیشانی سے اس سلسلہ گفتگو کا سلسلہ قریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ہم رخصت ہوئے

اسماء ممبران وفد

(۱) جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے (۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر اسداد (۴) جناب مولوی عبد الغنی صاحب ناظر بیت المال (۵) جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن (۶) حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (۷) جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری (۸) جناب مولوی سید محمد اسحاق صاحب قائمقام ناظر تالیف و اشاعت (۹) جناب چوہدری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ (۱۰) خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم قائمقام ناظر امور عامہ

انتخاب کنندوں کا فرض

اسمبلی اور کونسل کے انتخابات میں اب تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہم انتخاب کنندوں کو اپنا فرض سے آگاہ کریں۔ ان کو نسلوں کی غرض جیسا کہ ظاہر ہے۔ یہ ہے کہ کونسلوں کے ممبر ملک کے رائے عامہ کا آئینہ ہوں۔ اور رعیت کے جذبات و خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکیں۔ اور حکومت اس رائے عامہ کے مطابق آئین حکومت میں تبدیلی و ترمیم کرتی رہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام ایک نہایت ذمہ داری کا کام ہے۔ اور اس لئے انتخاب کنندوں کا یہ پہلا فرض ہے۔ کہ وہ جن لوگوں کو اپنا نمائندہ مقرر کریں ان کے متعلق ان کو کماحقہ اطمینان ہونا چاہیے۔ کہ وہ ان کے جذبات کی صحیح ترجمانی کریں گے۔ اور اس امانت کو جو ان کے سپرد کی جائے۔ نہایت خوش اسلوبی سے نبھائیں گے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ وہ لوگ اپنی علمی قابلیت کے لحاظ سے اس ترجمانی کے اہل ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص اپنی ناقابلیت کی وجہ سے اس کام کو بوجہ احسن سرانجام نہ دے سکے۔ اس لئے انتخاب کنندوں کو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ ان کے نمائندہ کی علمی قابلیت کس درجہ کی ہے۔ قرآن مجید نے بھی اس بات پر زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ ردوا الامانات الی اھلھا۔ امانات کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ یعنی جو لوگ کسی کام کے اہل ہوں وہ کام ان کو سپرد کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہمارے ناظرین کرام کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اس سے پہلے کسی اشاعت میں ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ لاہور امرتسر اور فیروزپور کے ضلع کی طرف سے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ چوہدری صاحب ہر طرح ایک نہایت قابل بیرسٹر اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق [illegible]

سالانہ جلسہ کیلئے کام شروع ہو گیا

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اور جس وقت یہ اخبار ناظرین تک پہنچے گا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ رہ جائے گا جب کہ احباب اپنے گھروں اور گھر کے ہر قسم کے آراموں کو خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے چھوڑ کر قادیان آنے کے واسطے تیار ہو رہے ہوں گے۔ ۹ نومبر ۱۹۲۳ء کے **خطبہ جمعہ** میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو سالانہ جلسہ کے متعلق **فرائض** کے متعلق ہدایات دیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری کا حکم دیا۔ **خطبہ جمعہ** عنقریب مصر الفضل میں شائع ہو جائے گا۔ اور جو ہدایات مقامی کارکنوں کے متعلق ہیں۔ انہوں نے سن لی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پر کاربند ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

بیرونی جماعتوں کو جس امر کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سالانہ اجتماع بہت سی برکات کا اور فضلوں کا موجب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ پر آنا **لازمی** ٹھیرایا ہے۔ اور یہ ایک ایسی تقریب ہے۔ کہ اس میں شامل ہونا ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کو بدوں کسی خاص عذر کے اس میں شریک ہونے سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔ اور ان فیوضات سے حصہ لینا چاہئے۔ جو جماعت اور اجتماع پر نازل ہوتے ہیں۔

اور چونکہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے۔ کہ جماعت **مجموعی** طور پر اپنے اثرات ایک دوسرے پر ڈالتی ہے۔ اور سلسلہ کے نظام اور کام کے متعلق ذاتی واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے مومن کو تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ان فرائض کا احساس کرے۔ جو بحیثیت ایک فرد قوم ہونے کے اس کے ذمہ ہیں۔ اس لئے اگر وہ اس موقعہ پر نہیں آتا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ وہ ضروریات سلسلہ سے ایک غفلت اختیار کرے۔

غرض ہر شخص کو اس موقعہ پر آنا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں۔ مگر حسن ظن رکھتے ہیں۔ ان کو یہاں آنے کی تحریک کریں۔ اور صرف تحریک نہیں۔ بلکہ ساتھ لانے کے لئے آمادہ کریں۔ خدا کے فضل سے یہ یقین اور امید ہے۔ کہ کہ جب وہ یہاں آئیں گے۔ تو سلسلہ کی حقیقت ان پر منکشف ہو جائے گی۔

یہ خیال کر لینا۔ کہ ہماری تحریک پر کون جائے گا ایک دھوکہ دینے والا خیال ہے۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ ایسے موقعوں پر تحریک ہی کے محتاج ہوتے ہیں اور جب ان کو بار بار کہا جاوے۔ تو گوش زدہ اثر سے وارد کے ماتحت وہ ضرور فایدہ اٹھاتے ہیں۔

پس بیرونی **جماعتوں** کو مستقل طور پر کام شروع کرنا چاہئے۔ کہ وہ غیر احمدی دوستوں کو جلسہ پر لانے کے لئے آمادہ کریں۔ اور ایسے لوگوں کی ایک فہرست تیار کر کے پہلے سے کارکنان جلسہ کو بھیجدیں۔ تاکہ وہ ان کے لئے ویسا انتظام کر سکیں۔ جس سے وہ آسانی سے تمام تقریروں کو سن سکیں۔

جلسہ میں جیسا کہ لوگوں کو معلوم ہے۔ کثرت زائرین کی وجہ سے باوجود ہر سال جلسہ گاہ کے وسیع کرنے کے تنگی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنان کو اندازہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ جب اپنی اپنی فہرستیں ان کے پاس آجائیں گی۔ اور وہ ایسے لوگوں کے لئے آسانی سے انتظام کر سکیں۔ غرض جہاں تک ممکن ہو ہم کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہر شخص کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو جلسہ پر لائے۔ وہ لوگ اب تک جو کچھ سنتے ہیں۔ دشمنوں اور مخالفوں کے منہ سے سنتے ہیں۔ اگر ان کو یہ کہا جائے۔ کہ اصل حالات معلوم کرنے کے لئے خود قادیان آئیں۔ تو اس میں ان کو آسانی ہو گی۔ جلسہ کے اخراجات اور ضروریات کا سوال ایک ایسا سوال ہے۔ کہ صرف **اسباب** کی جدتک کے متعلق کہنے کی ضرورت ہے۔ وہ تو خدا تعالیٰ نے جہاں یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ دور دور سے **خلق** آئے گی۔ یہ بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ ان کی ضروریات کا بھی سامان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو جائے گا۔

جب سے اس نے سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور جب سے خدا کے لئے لوگوں نے یہاں آنا شروع کیا ہے ہم نے دیکھا ہے۔ کہ ان کی ضروریات کا سامان بھی ہو رہا ہے۔ مگر مبارک اور خوش **قسمت** ہیں وہ لوگ جن کو اس سامان کے مہیا کرنے کی توفیق ملے۔ **جس طرح** پر وہ لوگ جو آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہیں۔ کسی طرح وہ **اشیاء** اور سامان جو ان کی ضروریات کے لئے آتے ہیں۔ وہ بھی بجائے خود خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں پھر کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ جس شخص کے ذریعہ وہ نشان پورا ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ایک نشان اور مورد ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ

عزت اسی جماعت کا وہ فرد ہو

جو اس نشان کے پورا کرنے والا ہے۔

جلسہ میں آکر ہمارے فرائض اور ذمہ واریاں ہیں۔ ان پر ابھی میں بحث نہیں کرتا۔ سر دست میں یہی تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہر شخص کو اس کے لئے ابھی سے تیاری میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ اور سالانہ جلسہ کی ضروریات میں حصہ لینے کے لئے اپنے اموال و اجناس کے ایک حصہ کو خدا کے لئے الگ کرنا چاہئے۔ اور ان لوگوں کو جو احمدی نہیں ہیں۔ اور خطرناک معاند اور مخالف نہیں بلکہ سلیم الفطرہ اور شریف دل رکھتے ہیں۔ تحریک کرنی چاہئے۔ کہ وہ خود سلسلہ کے مرکز میں آکر سلسلہ کے امام کی تقریریں سنیں اور قادیان کے کاروبار کا اپنی آنکھ سے معائنہ کریں۔ تا ان کو معلوم ہو۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے کس غرض کے لئے قائم کیا ہے۔

یہ تحریک بار بار کی جاوے۔ اور سرسری طور پر نہ ہو۔ بلکہ یہاں آنے کے لئے خاص طور پر شوق دلایا جاوے۔ اور آمادہ کیا جاوے۔

دفتر جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء کے

اعلانات

مندرجہ ذیل سرکلر دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے شائع کی ہے (ایڈیٹر)

برادرم مکرم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ انتظام شروع ہے۔ اس لئے جناب سے التماس ہے کہ آپ مہربانی فرما کر ان تمام تکالیف سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ جو عام طور پر مہمانوں کو بٹالہ سے لیکر قادیان پہنچنے تک اور پھر قیام قادیان کے ایام میں پیش آتی ہیں۔ اور نیز ان کے دور کرنے کے جو ذرائع جناب کے ذہن میں ہوں۔ ان سے بھی مستفیض فرماویں۔ تاکہ انتظام کرنے میں سہولت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی اور مفید مشورہ جناب کے ذہن میں انتظام جلسہ کے متعلق ہو۔ تو امید ہے کہ جناب اس سے بھی محروم نہیں رکھیں گے۔ پس میں نہایت ممنون ہوں گا اگر جناب اس امر میں بھی جلد سے جلد اطلاع فرماویں۔ تاکہ جلسہ کے علاوہ سے کس قدر مہمان جلسہ پر آئیں گے۔ عورتوں اور مردوں کی تعداد الگ الگ ہو۔ امید ہے جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنے ہمراہ کافی تعداد غیر احمدیوں کی لانے کی بھی پوری سعی فرماویں گے۔ نیز جلسہ کے انتظامی کاموں میں بھی اس امر کی تحریک فرما کر مشکور فرماویں۔ اور مجھے اطلاع دیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اول کے خاص مجربات

۱۔ عرب مسیح علیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقدی معدہ ہاضم طعام۔ دافعہ درد معدہ دقبض و درد مفاصل اور خرابی حیض و امراض اطفال و درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈیہ وغیرہ کے لئے از حد مفید اکسیر ہے۔ قیمت فی بکڑہ ۱؎

۲۔ کشتہ طلاء۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے۔ تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ اور باہ کے لئے ایک بینظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کے لئے بس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر فایدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۱؎ اور فی بکڑہ ۵ خوراک تیس روپے۔

۳۔ حقنہ مقوی اعصاب جو بجائیت درجہ کی مقوی اعصاب دمعدہ و دماغ ہے۔ قیمت فی حقنہ رجن فی بکڑہ پانچ روپے۔

۴۔ روغن اکسیر اعصاب جو تمام قسم کی بد اعتدالیوں کے تدارک کیلئے اور کل نظام جسمی کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؎

۵۔ اکسیر جریان۔ جو جسمانی اور جسمی ہونے کے علاوہ زایل ہونے والے مادوں کو روکنے اور بحال رکھنے کیلئے بس ایک تریاق ہے۔ فی ہفتہ دو روپے۔

۶۔ اکسیر سوزاک جسنے اور پرانے سوزاک کو صرف ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے قیمت ایکہفتہ کیلئے ۱؎

۷۔ اکسیر نسوان۔ جو ایام ماہوار کو باقاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے اس دوا کی برکت سے مولا کے فضل سے بہت سے گھر آباد ہو گئے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کے لئے ۱؎

۸۔ سرمہ مروارید۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کے لئے نہایت اکسیر ثابت ہوا حتیٰ بعض نے اس کے تھوڑے استعمال سے عینک کو ترک کر دیا۔ ایسا ہی پرانے نکروں کے لئے بھی مفید بلکہ مجرب ثابت ہوا ہے قیمت فی تولہ چار روپے

نوٹ ہم نے اپنی ادویہ کے خواص و صفا بیان کرنے میں یہ غایت مہذب عبارات سے کام لیا ہے۔ ورنہ ان تمام امراض مردانہ و زنانہ کیلئے جنمیں آج ایک دنیا مبتلا ہے۔ اور جنکو طبیبوں کے سامنے بیان کرتے شرم آتی ہے بینظیر ہیں۔ اور پھر طرہ یہ کہ قیمتیں واجبی رکھی گئی ہیں۔

خاکسار۔ محمد دین احمدی گوجرانوالہ

"تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھے اعتماد ہے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوں گی

خاکسار مرزا محمود احمد

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس وقت تک ملفوظات کے کئی حصے شایع ہو چکے ہیں حضرت اقدس کے مخلص اور جانثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا بیرمی قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شایع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد عنقریب تیار ہونیوالی ہے۔ اس جلد میں حضرت چوہدری رستم علی خانصاحب کے نام مکتوبات ہیں۔

چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کوئی ابتلاء نہ آیا۔ اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے ملے

میں چاہتا ہوں۔ کہ مکتوبات کی اس جلد کیساتھ حضرت صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھدوں۔ اس لئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے۔ کہ چوہدری صاحب کے سوانحعمری کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو۔ تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ کہ احباب کثرت سے ان کو خریدیں۔ درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجی جاویں

مرآۃ الجہاد

آریونکیطرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں۔ لیکھرام مقتول نے اس پر ایک خاص کتاب لکھی ہے۔ اور آج آریوں نے اشدہی کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے۔ کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت علمی تاریخی حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے۔ کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں آریوں کے قتل و غارت لوٹ مار اور بیحد ظلم اور زیادتیوں کی تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے۔

۲۱۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور عہ فی جلد کے حساب سے دفتر الحکم سے ملیگی۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ یہ کتاب مولوی سید وزارت حسین صاحب اور نبی دموئیری کی تالیف ہے۔

دفتر الحکم کی کتابوں میں خاص رعایت

اللہ تعالےٰ کے بعض خاص فضلوں اور انعامات کی عملی شکر گزاری کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل کتب ذیل کی رعایتی قیمت پر دی جائیں گے۔ اور یہ میعاد آخر جنوری ۱۹۰۴ء تک ہو گی۔

ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹس اور حضرت مسیح موعود کی تصنیفات سے اخذ کردہ تفسیر کو لیکر یہ پارے مرتب کئے تھے۔ اور جماعت میں قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کے پہلا موقعہ اس خاکسار کو ملا۔ یہ پارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول بھی ہوئے ہیں۔ اس وقت دفتر الحکم میں پارہ نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و پارہ نمبر ۲۰ موجود ہیں۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ کی بھی چند کاپیاں ہیں۔ اس پہلے ایک پارہ کا ایک روپیہ ہدیہ ہوتا رہا ہے۔ اب پارہ نمبر ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ دو سو کی یکجائی خریدار سے صرف ۱؎ لئے جاویں گے۔ زیادہ کے خریدار سے اور بھی رعایت ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود کی سوانحعمری

حضرت مسیح موعود کی لایف کے سلسلہ میں پہلے دو نمبر قیمت ہر دو کی جو مجلد ہیں۔ ۱؎ اس سوانحعمری کے سلسلہ میں شمایل و اخلاق کی جلد بھی تیار ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز جلسہ پر نکل جاویگی

تہذیب

بچوں کو اخلاق و آداب سکھانے کا سلسلہ اس چھوٹے سے رسالہ میں احکام طہارت سکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱؎

مکتوبات احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے مکتوبات قیمت فی جلد ۱؎

ادعیۃ القرآن

قرآن مجید کی دعائیں۔ جو قاضی اکمل صاحب نے ترجمہ کی ہیں۔

برہان الحق۔

عیسایوں کی تردید میں ایک مفید اور لاجواب رسالہ قیمت ۱؎

احمدی خاتون کے فائل

۔ رسالہ احمدی خاتون کے کچھ فائل ہی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ اور وہ مکمل ہیں مرد ایسے کے فائل قیمت ۱؎ اسی رسالہ میں مستورات اور بچوں کی تعلیم تربیت کے بہت بڑا ذخیرہ قیمتی موجود ہے۔ تاریخ مالی یادگار مجاہد ہجری کی مدد ہے تمام درخواستیں بنام منیجر الحکم آنی چاہئیں